9466 ـ دين ميں ميانہ روى كيا ہے ؟

سوال

دين ميں ميانہ روى سے مراد كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

دين ميں وسط اور ميانہ روى يہ ہے كہ انسان غلو نہ كرے كہ وہ اللہ كى حدود سے ہى تجاوز كر جائے، اور نہ ہى اس ميں اتنى كمى كرے كہ اللہ تعالى كى حد سے كمى كر دے.

دين ميں وسط اور ميانہ روى يہ ہے كہ سيرت نبوى صلى اللہ عليہ وسلم پر عمل كيا جائے، اور دين ميں غلو يہ ہے كہ انسان سيرت نبويہ سے تجاوز كرے، اور تقصير يہ ہے كہ وہ سيرت نبوى پر عمل نہ كرے.

اس كى مثال يہ ہے كہ ايك شخص كہے ميں سارى رات قيام كرونگا اور نيند نہيں كرونگا، كيونكہ نماز تمام عبادات سے افضل ہے، اس ليے ميں سارى رات نماز ادا كرنا چاہتا ہوں.

تو ہم اسے كہينگے: يہ دين ميں غلو كرنے والا ہے، اور حق پر نہيں، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور ميں بھى ايسا ہوا، كچھ لوگ جمع ہوئے اور ايك كہنے لگا: ميں بيدار رہ كر سارى رات قيام ہى كرتا رہونگا، اور دوسرا كہنے لگا: ميں روزہ ركھوں گا اور افطار نہيں كرونگا، اور تيسرا كہنے لگا: ميں عورتوں سے شادى نہيں كرونگا.

چنانچہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم تك يہ بات پہنچى تو آپ نے فرمايا:

" ان لوگوں كا كيا حال ہے جو يہ يہ بات كہہ رہے ہيں، ميں روزہ بھى ركھتا ہوں، اور افطار بھى كرتا ہوں، ميں نيند بھى كرتا ہوں اور عورتوں سے شادى بھى كر ركھى ہے، جس نے بھى ميرى سنت اور طريقہ سے بے رغبتى كى وہ مجھ ميں سے نہيں "

تو ان لوگوں نے دين ميں غلو كيا يعنى حد سے تجاوز كى تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان سے برات كا اظہار كر ديا، كيونكہ انہوں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے طريقہ اور سنت سے بے رغبتى كى تھى، جس ميں روزہ بھى ہے اور افطار كرنا، اور رات كو قيام كرنا بھى شامل ہے اور سونا بھى، اور عورتوں سے شادى كرنا بھى.

رہا كوتاہى اور دين ميں كمى كرنے والے شخص كا مسئلہ: تو يہ وہ شخص ہے جو يہ كہے كہ مجھے نوافل كى كوئى

ضرورت نہیں، میں نفل ادا نہیں کرونگا، بلکہ صرف فرض ہی ادا کرونگا اور ہو سکتا ہے وہ فرائض میں بھی کوتاہی کرنا شروع کر دے تو یہ مقصر اور کوتاہی کرنے والا ہے.

اور معتدل شخص وہ ہے: جو اس طریقہ پر چلے جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشد تھے.

ایك اور مثال یہ ہے:

تین اشخاص کے سامنے ایك فاسق شخص ہے، ان تینوں میں سے ایك کہتا ہے میں اس فاسق کو سلام نہیں کرونگا، بلکہ اس سے بائیکاٹ کرتے ہوئے اس سے دور رہونگا اور اس سے کلام تك نہیں کرونگا.

اور دوسرا شخص کہتا ہے: میں اس فاسق کے ساتھ چلونگا اور اس کو سلام بھی کرونگا، اور اس کو ہشاش بشاش چہرے کے ساتھ ملونگا، اور اسے اپنے پاس بلاؤنگا، اور اس کی دعوت کو قبول کرونگا، میرے نزدیك تو یہ ایك نیك و صالح شخص کی طرح ہے.

اور تیسرا کہتا ہے: یہ فاسق ہے میں اس کے فسق کی بنا پر اسے ناپسند کرتا ہوں، اور اس کے ایمان کی بنا پر اسے پسند کرتا ہوں، اور اس سے بائیکاٹ نہیں کرتا، لیکن اگر اس سے بائیکاٹ کرنا اس کی اصلاح کا باعث ہو تو یہ بھی کرونگا، اور اگر بائیکاٹ اس کی اصلاح کا سبب نہ ہو بلکہ اس سے اس کے فسق میں اور بھی اضافہ ہو گا تو میں اس سے بائیکاٹ نہیں کرتا.

تو ہم کہینگے کہ: پہلا شخص مفرط اور غالی یعنی غلو کرنے والا اور حد سے تجاوز کرنے والا ہے، اور دوسرا شخص کوتاہی کرنے والا مقصر ہے، اور تیسرا شخص متوسط ہے.

اور ساری عبادات اور معاملات میں بھی ہم اسی طرح کہینگے لوگ اس میں مقصر بھی ہیں اور حد سے تجاوز کرنے والے بھی اور متوسط بھی.

تیسری مثال یہ ہے:

ایك شخص اپنی بیوی کا قیدی ہے وہ اسے جہاں اور جس طرف چاہے بھیجے جاتا ہے، نہ تو وہ اسے گناہ سے باز کرتا ہے، اور نہ ہی اسے کسی اچھے کام پر ابھارتا ہے، وہ عورت اس کی عقل پر چھائی ہوئی ہے، اور اس کی مالك بن چکی ہے اور اس کی وہی حکمران بن چکی ہے.

اور ایك دوسرا شخص جس میں بے راہ روی اور تکبر پایا جاتا ہے، اور وہ اپنی بیوی پر جبر کرتا اور اس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا، گویا کہ وہ اس کے پاس خادم اور ملازم سے بھی کم وقعت رکھتی ہے.

اور ایك تیسرا شخص وسط اور میانہ روی کا معاملہ کرتا ہے جیسا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے:

اور ان (عورتوں) کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ البقرۃ (128).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" مومن مرد مومن عورت (بیوی) سے بغض نہیں رکھتا، اگر اسے اس کی کوئی بات بری لگتی ہے، تو اس کی دوسری بات سے وہ راضی ہوتا ہے "

تو یہ آخری شخص اپنی بیوی کے معاملہ میں متوسط اور میانہ روی والا ہے، اور پہلا غالی اور حد سے تجاوز کرنے والا، اور دوسرا مقصر اور کوتاہی کرنے والا ہے، باقی عبادات اور اعمال پر بھی آپ اسی طرح قیاس کر سکتے ہیں.